لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(سورۃ الاحزاب:۲۱)

مختصر سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مع

سوالات وجوابات

مرتب

بدرانجم سلفی

ناشر

توحید پبلیکیشنز

9492428840, 9437379398

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(سورۃ الاحزاب:۲۱)

مختصر سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مع

سوالات وجوابات





مرتب

بدر انجُم سلفی



ناشر

توحید پبلیکیشنز

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب : مختصر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع سوالات وجوابات

مرتب : بدر انجم شیخ عبدالخالق سلفی

سن اشاعت : ۲۰۱۲ء

تعداد : ایک ہزار(1000)

صفحات : 56

فون نمبر : 9397834502, 8885141249

طباعت : عائش آفسیٹ پرنٹرس
حیدرآباد۔۳۶ فون: 040-65871440, 9346338145

......ملنے کا پتہ......

(1) سارہ ٹریڈرس — بنجاری دروازہ، قلعہ گولکنڈہ، حیدرآباد

(2) ایس ایس آٹو موبائیل — رائے پلی روڈ، نارائن کھیڑ، میدک

(3) فیصل منزل — گوجیدرہ، بھدرک، اڑیسہ

(4) توحید پبلی کیشنز — جینت گڑھ، مغربی سنگھ بھوم، جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ

سیرة النبی علی صاحبها افضل التحیة والسلام ایک پاکیزہ، شفاف اور مثالی سیرت سے عبارت ہے جسے اللہ تعالی نے قرآن کریم کے اندر ساری دنیائے انسانیت کیلئے نمونۂ عمل اور اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے، اور جابجا اس کے گوناگوں پہلوؤں، بوقلمونی اوصاف، نمایاں خصوصیات وآداب، شروط ومقتضیات اور متنوع اعمال ووظائف کا تذکرۂ جاوید فرمایا ہے۔

سیرة النبی نام نامی ہے اس ناموسِ مقدس کا جس کے بیان اللہ تعالی نے نزول قرآن اور بعثتِ صاحب قرآن سے قبل اپنے صحائف سماویہ یعنی زبور کے زمزموں میں، توریت کے بے لاگ فرامین میں اور انجیل مقدس کی پیشین گوئیوں میں مذکور فرمایا ہے۔

سیرة النبی اس حقیقت کبریٰ کو کہتے ہیں جس پر ایمان لانے، اسکی نصرت وتائید کرنے اور اپنی اپنی قوموں کو اس کیلئے مستعد وآمادہ کرنے اور اس حقیقت منتظر کیلئے میدان ہموار اور تیار کرنے کا عہد وپیمان اور قول وقرار، خالق کائنات اور مالک ارض وسماء نے عالم ارواح میں جمیع انبیائے کرام اور منصب نبوت ورسالت سے سرفرازی پانے والے تمام عالیمقام رسولوں سے لیا اور اپنے اپنے ادوار نبوت میں ہر نبی نے اپنی امت کو اس حقیقت عظمیٰ سے واقف کرایا اور بشارت دی، اور سلسلۂ نبوت کی آخری کڑیوں کا حاصل مطالعہ تو بالکل بے نقاب ہوجاتا ہے کہ جیسے جیسے رسالت ختم رسولاں کا عہد موعود ومسعود قریب ہوتا گیا حاملین نبوت نے اس نیر تاباں کے جامع اوصاف، میدان دعوت، اسم مبارک، کامیابیوں کی تفصیل، آخری آرام گاہ، بلکہ ان کے متبعین اور ساتھیوں کے بھی اوصاف

والقاب سے متعلق پیشین گوئیوں کی برکھا تان دی ہے

وہ انسانِ اکمل ہے سنتے ہو کون
ہوئے مفتخر جس سے یہ دونوں کون
نبی السرایا ، رسول کریم
نبوت کے دریا کا دُرِّ یتیم
حبیبِ خدا سید المرسلین
شفیع الوریٰ ہادی راہِ دین
محمد ہے نام اس کا احمد لقب
بیاں ہوسکے منقبت اس کی کب
دل اس کا جو ہے مخزنِ سِرِّ غیب
مبرّا خطا سے ہے بے شک وریب
زباں اسکی ہے ترجمانِ قدم
ہوا باغِ دیں جس سے رشکِ اِرم
بظاہر ہے گو مقطعِ انبیاء
حقیقت میں ہے مطلعِ اصفیاء
ہوا دل ہی ہے ہر طرح اس کا نور
بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور
الٰہی ہزاروں درود و سلام
تو بھیج اس پر اور اس کی امت پہ عام

شاہ اسمٰعیل شہید دہلویؒ (ماخوذ از، تراجم علمائے اہلحدیث ہند، ص ۱۳۳)

بہر حال سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جلو میں ایسی جامعیت وکاملیت اور ہمہ گیری رکھتی ہے جس پر یہ مصرع ہو بہو صادق آتا ہے ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' اس کا ذکر خیر جہاں تک ہماری زبان وقلم سے ہوتا ہے ہمارے لئے باعث نجات اور فلاح دین ودنیا کا ذریعہ اور وسیلہ ہے، یہی وجہ ہے کہ کسی نے اپنے فرائض وواجبات اور انتہائی ضروری امور اور لازمی اشغال کے باقی بچنے والی ساری ساعتیں وظیفہ درود وسلام میں بسر کر دیں، کسی نے اپنے علم وقلم کی ساری توانائیاں اور زرین صلاحیتیں سیرت نبویہ کی نشر واشاعت، تدوین وتہذیب، اور اس کے رواں دواں حقائق ومعارف علی رؤس الاشہاد عام کرنے میں وقف کر دیں، جن کی جانفشانیوں کے انمٹ نقوش زندہ جاوید نمونے سیرت انسائیکلو پیڈیا اور سیرت کی بڑی بڑی کتابوں کی شکل میں دیکھ سکتے ہیں، بعضوں نے طبقات انسانی میں سے ہر طبقہ کی رعایت کرتے ہوئے حسبِ معیار سیرت کا مجموعہ دنیا کے سامنے پیش کیا، تو کسی طبیبِ ماہر امام اور واقف راز نے جستجوئے حق میں سرگرداں اور مختلف علوم معقولات و

مصنوعات اور فنونِ کلامیات وجدلیات کے مایاجال میں مبتلا حیران و پریشان ساتھی کو بتایا کہ اب تک ساری چیزوں سے گریزاں اور برگشتہ ہوجاؤ اور صرف سیرت نبویہ کے مطالعہ میں لگ جاؤ اور یاد رکھو ساری حیرانیوں اور ٹامک ٹوئیوں کا علاج بس اسی میں ہے۔ قا قصۂ سکندر و دارا نمی خواہیم۔

اور کسی نے "لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّهٗ" کہہ کر اس کی دوامی، لامکانی اور غیر فانی صورت حال کے سامنے سرتسلیم خم کر دیا، اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے سیرت نبویہ پر تاریخ کی چودہ صدیاں بیت چکی ہیں لیکن اس کی خدمت، ہر دور کے متلاشیان حق کے ساتھ اس کی مطابقت، ہر معیار کے انسانوں کی رہنمائی اور اس کی کاملیت و تاریخیت اور عملیت کی خوبی میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ بالفاظ دیگر جس طرح ساری کائنات میں رب العالمین کی رب العالمینی جلوہ گر ہے، اسی طرح ساری کائنات میں رحمۃ للعالمین کی رحمۃ للعالمینی سر چشمے جلوہ گر اور مائل بہ کرم ہیں، اور ہر زمانے کا انسان بقدر ظرف اس کے ثمرات اور فیوض و برکات کی خوشہ چینی کر رہا ہے۔

زیر نظر کتابچہ اسی خوشہ چینی اور سلسلۂ سیرت کی ایک انتہائی مختصر اور چھوٹی سی کڑی ہے، جسے بدرانجم شیخ عبدالخالق سلفی سلمہ اللہ العالی (گوجیدرہ، بھدرک، اڑیسہ) نے کوئز یعنی سوال وجواب کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

عزیز موصوف علم اور علماء نواز خانوادے کا چشم و چراغ اور ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے مصداق ہیں۔ جنہوں نے صوبۂ اڑیسہ کی واحد سلفی اور جماعتی نمائندہ درس گاہ جامعہ مصباح العلوم السلفیہ جھومپورہ سے شعبۂ حفظ اور مولوی تک کی نظامیہ تعلیم و تربیت حاصل کرکے ملک میں مشہور اور معیاری درس گاہِ عالی جامعہ سلفیہ بنارس سے سند و دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے ہیں اور فی الحال حیدرآباد دکن میں درس و تدریس اور دعوت و تبلیغ کی خدمات میں مصروف ہیں۔

اس کتابچہ میں سیرت نبویہ پر مشتمل سوالات و جوابات کو تین حصوں/ زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا: ''ولادت سے نبوت تک کے مختصر حالات''...... دوسرا: ''نبوت سے

ہجرت تک کے مختصر حالات"......تیسرا: "ہجرت سے وفات تک کے مختصر حالات"۔

اور مذکورۃ الصدران تمام حصوں میں مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں، جو لائق تحسین و آفرین ہیں، حافظ موصوف نے بغرضِ نظر ثانی راقم سطور کو اسکی ایک کاپی ارسال کی، وقت فرصت نکال کر اسے پڑھا، جہاں جہاں تصحیح کی ضرورت محسوس کی حتی الامکان اسکی نشاندہی کر دی گئی ہے، اور خوانندگانِ کرام سے بھی اپنے مفید آراء سے شادکام فرمانے کی گذارش کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حافظ موصوف کی اس پہلی اور ابتدائی کوشش کو قبولیت و پذیرائی بخشے، قلم میں توانائی عطا کرے اور مزید بڑی بڑی کامیابیوں کیلئے مہمیز اور زینہ ثابت ہو۔ آمین

وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ علی النبی الکریم

نعمت اللہ عمری

امام وخطیب جامع مسجد اہلحدیث

جھومپورہ، کیونجھر، اڑیسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الصَّادِقِ الْأَمِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ: "لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ" (سورۃ الاحزاب:۲۱)

تمام تعریف اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس نے ہمیں مسلمان بنایا اور مسلمان میں بھی ایک ایسے نبی کا امتی ہونے کا شرف بخشا جو نبی خاتم النبیین اور ختم الرسل بن کر آئے، ان پر درود وسلام ہو۔ اللھم سلم وبارك سلم

محترم قارئین! نبی کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہے تو ہمارے لئے نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا نہایت ضروری اور اہم ہے، لیکن جب ہم دور حاضر کے مسلم معاشرے پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ دور حاضر کا مسلم معاشرہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت سے ناواقف ہو چکا ہے، خصوصاً اس کے شکار ہمارے نوجوان بھائی اور چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہیں جب کہ ہماری ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ ہم ان تک سیرت رسول ﷺ پہونچانے کی کوشش کریں۔

اسی بات کا احساس کرتے ہوئے اور دور حاضر کا لحاظ رکھتے ہوئے ہم نے اس کتاب کے اندر سوال وجواب کی شکل میں سیرت رسول ﷺ کو مختصر طور پر سمیٹنے کی کوشش کی ہے اور لوگوں کی آسانی کی خاطر اس کتاب کے اندر تین عناوین قائم کئے ہیں۔

(1) ولادت سے نبوت تک کے مختصر حالات

(2) نبوت سے ہجرت تک کے مختصر حالات

(3) ہجرت سے وفات تک کے مختصر حالات

مقصد تالیف

علماء کبار کی ضخیم تالیفات کو موجودہ دور کے نوجوان بھائیوں اور بچوں کا وقت نہ دے پانا ہی اس قصد وارادہ کا متقاضی ہوا کہ سیرت رسول ﷺ پر مختصر کتاب ترتیب دی جائے جو بآسانی پڑھی اور یاد رکھی جا سکے۔

میں نے اس کتاب کی ترتیب وتالیف میں جمعیت اہلحدیث ہند کے مشاہیر علماء کرام کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے۔ جیسے:

(۱) رحمۃ للعالمین "قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ"

(۲) الرحیق المختوم "شیخ صفی الرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ"

(۳) چمن اسلام "شیخ نذیر احمد رحمانی ثم املوی رحمۃ اللہ علیہ"

اللہ ان اصحاب قلم کی قبور کو سیرت رسول ﷺ کی خدمت کے عوض نور سے منور کردے۔ "آمین"

محترم قارئین!

میری پہلی اور ادنیٰ سی کوشش کو جہاں اصحاب ذوق نے سراہا وہیں اصحاب علم وہنر نے اس میں رہ گئی خامیوں کی جانب رہنمائی فرمائی جس کا شدید احساس دل میں رکھتے ہوئے میں نے اس کتاب کو نظر ثانی کیلئے مشفق استاذ نعمت اللہ عمری / حفظہ اللہ (امام وخطیب جامع مسجد اہلحدیث، جھوپورہ، کیونجھر، اڑیسہ) کی خدمت میں پیش کیا استاذ محترم نے اپنی بے انتہا مصروفیات کے باوجود نہ صرف اس تکلیف کو قبول کیا بلکہ اصلاح وتصحیح کے ساتھ ساتھ بہترین اور عمدہ "تقدیم" کے تحفے سے بھی نوازا۔ فجزاہ اللہ خیرا واحسن الجزاء

بحیثیت انسان اور ادنیٰ سا طالب علم نبوت میرا غلطی کر جانا ناگزیر بلکہ "کل بنی آدم خطاء" (ترمذی) کے عین مصداق بھی ہے لہٰذا اس کتاب کی ہر خوبی اللہ کی جانب سے

اور ہر نقص کو میری جانب سے جان کر خامیوں کی جانب ضرور رہنمائی فرمائیں اور عنداللہ خود کو اجر جزیل کا مستحق ٹھہرائیں۔

آخر میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے میں مشکور ہوں ابو ماہر ذاکراللہ اثری (سابق امام وخطیب مسجد توحید، سات گنبد، حیدرآباد) برادرم حافظ محمد بن عمر محمدیؒ (سابق استاذ معہد زید بن ثابت لتحفیظ القرآن، لنگر حوض، حیدرآباد، امام مسجد تقوئ ٹولی چوکی، جو میرے بہت ہی قریبی اور مخلص دوست تھے، جو اچانک انتیس (29) فروری اور ایک (1) مارچ 2012ء درمیانی شب میں ہم تمام دوستوں سے جدا ہو کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے، اللہ ان کی قبر کو نور سے منور کرے، اور ان کی بشری لغزشوں کو معاف کرتے ہوئے انکے درجات کو بلند کرے۔آمین) برادرم عبدالواحد (نارائن کھیڑ) کا کہ جن کا تعاون میرے لئے اس کتاب کی ترتیب میں حوصلہ افزا رہا۔

اور بالخصوص مشکور ہوں استاذ محترم نعمت اللہ صاحب عمری کا کہ جن کی نظر ثانی نے اس دوسرے ایڈیشن کی اہمیت کو دوبالا کردیا ہے اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر جناب عبدالحمید صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے کیلئے بھرپور ساتھ دیا، اللہ آپ کی تجارت اور آپ کی حیات میں برکت عطا فرمائے۔''آمین''

بارگاہ الٰہی میں درخواست ہے کہ اللہ میری اس چھوٹی سی خدمت کو قبول فرمائے، اس کتاب کے ذریعے نوجوان بھائیوں اور بچوں میں محبت رسول ﷺ کا عنصر پیدا کرے، اور اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے متعلقین کو اپنے اعمال میں مخلص بنائے اور اس کتاب کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔''آمین''

والسلام

بدر انجم شیخ عبدالخالق السّلفی

فیصل منزل، گوجیدرہ، بھدرک، اڑیسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وِلادَت سے نبوت تک کے مختصر حالات

(1) سوال: رسول اکرم ﷺ کی ولادت کب ہوئی؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کی ولادت موسم بہار میں دوشنبہ (پیر) کے دن 9 / ربیع الاول مطابق 22 / اپریل 571ء بوقت صبح صادق ہوئی۔
(2) سوال: رسول اکرم ﷺ کی ولادت کس شہر میں ہوئی؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کی ولادت شہر مکہ میں ہوئی۔
(3) سوال: رسول اکرم ﷺ کی ولادت کس خاندان میں ہوئی؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کی ولادت ہاشمی خاندان میں ہوئی۔
(4) سوال: رسول اکرم ﷺ کی ولادت کس قبیلہ میں ہوئی؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کی ولادت قبیلہ قریش میں ہوئی۔
(5) سوال: رسول اکرم ﷺ کے والد کا نام کیا تھا؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔
(6) سوال: رسول اکرم ﷺ کے والد کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کے والد کا انتقال آپ ﷺ کی ولادت سے قبل مدینہ میں ہوا۔
(7) سوال: رسول اکرم ﷺ کے والد کا کل ترکہ کتنا تھا؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کے والد کا کل ترکہ پانچ (5) اونٹ، بکریوں کا ریوڑ اور ایک حبشی لونڈی جن کا نام برکت اور کنیت ام ایمن تھا۔
(8) سوال: رسول اکرم ﷺ کی والدہ کا نام کیا تھا؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کی والدہ کا نام بی بی آمنہ تھا۔

(9) سوال: رسول اکرم ﷺ کے نام کن لوگوں نے رکھا؟

جواب: آپ ﷺ کے نام آپ ﷺ کے دادا اور والدہ نے رکھا۔

(10) سوال: رسول اکرم ﷺ کے دادا نے کیا نام رکھا؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کے دادا نے محمد نام رکھا۔

(11) سوال: رسول اکرم ﷺ کی والدہ نے کیا نام رکھا؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کی والدہ نے احمد نام رکھا۔

(12) سوال: رسول اکرم ﷺ نے کن خواتین کا دودھ پیا؟

جواب: رسول اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اپنی والدہ یعنی بی بی آمنہ کا دودھ پیا، اس کے بعد ثویبہ کا دودھ پیا، پھر حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا۔

(13) سوال: رسول اکرم ﷺ کی رضاعی مائیں کتنی تھیں؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کی رضاعی مائیں دو (2) تھیں۔

(14) سوال: ثویبہ کون تھیں؟

جواب: ثویبہ آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی لونڈی تھیں۔

(15) سوال: حلیمہ سعدیہ کون تھیں؟

جواب: حلیمہ سعدیہ (ابوذویب) عبداللہ بن حارث کی بیٹی تھیں اور ان کے شوہر کا نام عبدالعزیٰ تھا، قبیلہ سعد بن بکر بن ہوازن سے تعلق تھا۔

(16) سوال: رسول اکرم ﷺ کے دادا کا نام کیا تھا؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔

(17) سوال: عبدالمطب کا اصلی نام کیا تھا، اور کیوں؟

جواب: عبدالمطلب کا اصلی نام شیبہ تھا، جب پیدا ہوئے تو سر کے بال سفید تھے اس لئے ان کی ماں نے ان کا نام شیبہ رکھا تھا۔

(18) سوال: رسول اکرم ﷺ کی دادی کا نام کیا تھا؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کی دادی کا نام فاطمہ تھا۔

(19) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نانا کا نام کیا تھا؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نانا کا نام وہب بن عبد مناف تھا۔

(20) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نانی کا نام کیا تھا؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نانی کا نام برہ بنت عبدالعزی تھا۔

(21) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتنے چچا تھے؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نو (9) چچا تھے۔

(22) سوال: اسلام یا کفر کی خصوصیت سے کتنے چچا مشہور ہوئے؟

جواب: اسلام یا کفر کی خصوصیت سے چار (4) چچا مشہور ہوئے۔

(23) سوال: ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: ابولہب، ابوطالب، حمزہ رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ۔

(24) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتنے چچاؤں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو چچاؤں نے اسلام قبول کیا۔

(25) سوال: ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ۔

(26) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی پھوپھیاں تھیں؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ (6) پھوپھیاں تھیں۔

(27) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی پھوپھیوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو پھوپھیوں نے اسلام قبول کیا۔

(28) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جن دو پھوپھیوں نے اسلام قبول کیا ان کا نام کیا ہے؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسلام قبول کرنے والی پھوپھیوں کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب اور اَروی بنت عبدالمطلب ہے۔

(29) سوال: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا انتقال کب اور کس مقام پر ہوا؟

جواب: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر جب چھ (6) برس کی ہوئی تو والدہ کا انتقال مقام ابواء میں ہوا۔

(30)سوال: مقام ابواء کہاں ہے؟

جواب: مقام ابواء مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔

(31)سوال: رسول اکرم ﷺ کی والدہ کے انتقال کے وقت ساتھ میں کون تھیں؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کی والدہ کے انتقال کے وقت ساتھ میں ام ایمن تھیں۔

(32)سوال: ام ایمن کون تھیں؟

جواب: ام ایمن آپ ﷺ کے والد کی لونڈی تھیں۔

(33)سوال: والدہ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کس کے پاس رہے اور کتنی مدت تک رہے؟

جواب: والدہ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ دادا یعنی عبدالمطب کے پاس دو(۲) سال تک رہے۔

(34)سوال: دادا کا انتقال کب ہوا؟

جواب: آپ ﷺ کی عمر جب آٹھ(8) سال دو(2) مہینے دس(10) دن کی ہوئی تو دادا کا انتقال ہوا۔

(35)سوال: دادا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کس کے پاس رہے؟

جواب: دادا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے پاس رہے۔

(36)سوال: آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا انتقال کب ہوا؟

جواب: آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا انتقال رجب دس(10) نبوی کو ہوا۔

(37)سوال: آپ ﷺ کے ساتھ شق صدر (سینہ چاک کرنے کا) واقعہ کتنی مرتبہ پیش آیا؟

جواب: آپ ﷺ کے ساتھ شق صدر (سینہ چاک کرنے کا) واقعہ دو(2) مرتبہ پیش آیا۔

(38)سوال: آپ ﷺ کے ساتھ شق صدر (سینہ چاک کرنے کا) واقعہ کب کب پیش آیا؟

جواب: آپ ﷺ کے ساتھ شق صدر (سینہ چاک کرنے کا) واقعہ آپ ﷺ کی ولادت کے چوتھے یا پانچویں سال جب آپ ﷺ دائی حلیمہ کے گھر میں تھے اور دوسری مرتبہ معراج کی رات میں پیش آیا۔

(39)سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور تجارت بھی کرتے تھے۔

(40)سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی شادی کس عمر میں ہوئی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی شادی پچیس (25) سال کی عمر میں ہوئی۔

(41)سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی شادی کس سے ہوئی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔

(42)سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کس کی بیٹی تھیں؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خویلد کی بیٹی تھیں۔

(43)سوال: بوقت شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟

جواب: بوقت شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس (40) سال کی تھی۔

(44)سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح کس نے پڑھایا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ابوطالب نے پڑھایا۔

(45)سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل کتنی اولاد ہوئیں، اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو (2) لڑکے اور چار (4) لڑکیاں ہوئیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) قاسم

(2) عبداللہ ...... یہ دونوں بچپن ہی میں وفات پا گئے۔

(1) حضرت زینب رضی اللہ عنہا، "ان کا نکاح ابوالعاص بن ربیع کے ساتھ ہوا تھا"

(2) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، "ان کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا"

(3) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، "ان کا نکاح بھی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا"۔

(4) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، "ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا"۔

(46) سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ ﷺ کی اور کن ازواج مطہرات سے اولاد پیدا ہوئی؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ ﷺ کی اور کسی ازواج مطہرات سے اولاد پیدا نہیں ہوئی، البتہ آپ ﷺ کی لونڈی سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔

(47) سوال: آپ ﷺ کی لونڈی سے جو لڑکا پیدا ہوا تھا ان کا نام کیا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کی لونڈی سے جو لڑکا پیدا ہوا تھا ان کا نام ابراہیم ہے۔

(48) سوال: ابراہیم کی پیدائش کب ہوئی اور وفات کب ہوئی؟

جواب: ابراہیم کی پیدائش جمادی الاولیٰ 9ھ کو ہوئی اور وفات اٹھائیس (28) یا انتیس (29) شوال 10ھ کو ہوئی۔

(49) سوال: رسول ﷺ کے فرزند ابراہیم کی والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: رسول ﷺ کے فرزند ابراہیم کی والدہ کا نام حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہے۔

(50) سوال: آپ ﷺ کی کل کتنی اولاد پیدا ہوئیں؟

جواب: آپ ﷺ کی کل سات (7) اولاد پیدا ہوئیں، جس میں تین (3) لڑکے اور چار (4) لڑکیاں ہیں۔

(51) سوال: آپ ﷺ کی نبوت سے پہلے کی عادات واطوار کیا تھے؟

جواب: نبی کریم ﷺ نہایت خلیق اور ملنسار تھے، امین اور صادق تھے اسی لئے کفار مکہ آپ ﷺ کو امین اور صادق کہہ کر پکارتے تھے، اور اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھتے تھے، نبی کریم ﷺ اہل مکہ کے عادات واطوار سے نفرت اور غیر اللہ کی پوجا اور جاہلانہ رسم ورواج میں شرکت سے گریز کرتے اور مکہ سے تین (3) میل کے فاصلے پر ایک غار "غار حرا" میں جا کر جس طرح بن پڑے اللہ کی عبادت میں لگ جاتے، ساتھ میں کھانے پینے کا سامان بھی لے جاتے اور کئی کئی دنوں تک اسی غار میں رہتے، اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی آپ ﷺ پر وحی کا سلسلہ شروع کر دیا پھر آپ محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ ﷺ ہو گئے۔

نبوت سے ہجرت تک کے مختصر حالات

(1)سوال: آپ ﷺ کتنے سال کی عمر میں نبی بنائے گئے؟

جواب: آپ ﷺ (اسلامی تاریخ) کے حساب سے چالیس (40) سال چھ (6) مہینے بارہ (12) دن اور (انگریزی تاریخ) کے حساب سے انتالیس (39) سال تین (3) مہینے بائیس (22) دنوں کی عمر میں نبی بنائے گئے۔

(2)سوال: رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: رسول اس شخص کو کہتے ہیں جسے شریعت اور کتاب دونوں ملی ہو۔

(3)سوال: نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: کچھ خاص لوگ براہ راست اللہ پاک سے خبر پا کر دنیا والے کو مطلع کرتے ہیں، انہیں نبی کہا جاتا ہے۔

(4)سوال: وحی کی ابتداء کب ہوئی؟

جواب: وحی کی ابتداء اکیس (21) رمضان المبارک دوشنبہ (پیر) کی رات مطابق دس (10) اگست 610ء کو ہوئی۔

(5)سوال: وحی کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: وحی کا لغوی معنیٰ ہے: دل میں ڈالنا، اشارہ کرنا، کوئی چیز مخفی طور پر دل میں القاء ہونا وغیرہ۔

وحی کا شرعی معنیٰ یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے نبیوں رسولوں کو براہ راست کسی مخفی چیز پر آگاہ فرمادے، اس کی بھی مختلف صورتیں ہیں، یا تو ان پر کوئی کتاب نازل فرمادے یا کسی فرشتے کو بھیج کر اس کے ذریعہ سے خبر دے یا خواب میں آگاہ فرمادے۔

(6)سوال: نزول وحی کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: نزول وحی کی مختلف صورتیں ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(1) سچا خواب۔ اسی سے نبی کریم ﷺ کے پاس وحی کی ابتداء ہوئی۔

(2) فرشتہ آپ ﷺ کو دکھلائی دیئے بغیر آپ ﷺ کے دل میں بات ڈال دیتا تھا، مثلاً نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''روح القدس نے میرے دل میں یہ بات پھونکی کہ کوئی نفس مر نہیں سکتا یہاں تک کہ اپنا رزق پورا کر لے''

(3) فرشتہ نبی کریم ﷺ کیلئے آدمی کی شکل اختیار کر کے آپ ﷺ کو مخاطب کرتا، پھر جو کچھ وہ کہتا اسے آپ ﷺ یاد کر لیتے، اس صورت میں کبھی کبھی صحابہ کرام بھی فرشتے کو دیکھتے تھے۔ مثلاً حدیث جبرئیل کا واقعہ

(4) کبھی کبھی آپ ﷺ کے پاس وحی گھنٹی کے ٹن ٹنانے کی طرح آتی تھی، وحی کی یہ سب سے سخت صورت ہوتی تھی، اس صورت میں سخت جاڑے کے زمانے میں بھی آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ پڑتا تھا، اور آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہوتے تو وہ زمین پر بیٹھ جاتی تھی۔

(5) آپ ﷺ فرشتے کو اس کی اصلی اور پیدائشی شکل میں دیکھتے تھے اور اسی حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کی حسب مشیت آپ ﷺ کی طرف وحی کرتا تھا، یہ صورت آپ ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ پیش آئی جس کا ذکر اللہ نے سورۃ النجم میں کیا ہے۔

(6) وہ وحی جو آپ ﷺ پر معراج کی رات نماز کی فرضیت وغیرہ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اس وقت فرمائی جب آپ ﷺ آسمانوں پر تھے۔

(7) فرشتے کے واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ سے براہ راست گفتگو، جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی تھی، وحی کی یہ صورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے نص قرآنی سے قطعی طور پر ثابت ہے، لیکن نبی کریم ﷺ کیلئے اس کا ثبوت معراج کی حدیث میں ہے۔

(7) سوال: وحی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: وحی کی دو قسمیں ہیں: (۱) وحی متلو (۲) وحی غیر متلو

(8) سوال: وحی متلو کسے کہتے ہیں؟

جواب: وحی متلو سے مراد ایسی وحی ہے جس میں الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کے ہوں اور معنیٰ بھی جیسے ''قرآن مجید''

(9) سوال: وحی غیر متلو کسے کہتے ہیں؟

جواب: وحی غیر متلو سے مراد اللہ کے وہ احکام ہیں جن کے معانی و مقاصد تو اللہ ہی کی طرف سے ہیں مگر ان کو رسول اکرم ﷺ نے اپنے الفاظ میں ادا فرمایا ہے، جیسے احادیث مبارکہ۔

(10) سوال: کس جگہ وحی کی ابتداء ہوئی؟

جواب: غار حراء میں وحی کی ابتداء ہوئی۔

(11) سوال: غار حراء کہاں واقع ہے؟

جواب: غار حراء مکہ معظمہ سے تقریباً ساڑھے چار (50.4) کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے، اب اس کو جبل نور بھی کہتے ہیں۔

(12) سوال: وحی کون لے کر آئے تھے؟

جواب: وحی حضرت جبرئیل علیہ السلام لے کر آئے تھے۔

(13) سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کیا کہا جاتا ہے؟.

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام کو روح الامین اور روح القدس بھی کہا جاتا ہے۔

(14) سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ رب العالمین کے مقرب فرشتہ ہیں۔

(15) سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ذمہ داری اللہ کا پیغام اللہ کے رسولوں اور پیغمبروں تک پہونچانا ہے۔

(16) سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام سب سے پہلے کونسی ایت کریمہ لے کر آئے تھے؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام سب سے پہلے سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ ییتیں لے کر آئے تھے وہ یہ ہیں: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ، خَلَقَ

الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ، الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ،'' پڑھا اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑا کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

(17) سوال: اہل مکہ کے عادات واطوار کیا تھے؟

جواب: مکہ کے لوگ بہت ہی برے تھے، برے کام کرتے، بت بناتے، بتوں کی پوجا کرتے، شراب پیتے، جوا کھیلتے، لڑکیوں کو زندہ دفن کرتے اور طاقتور کمزوروں کا مال ہڑپ لیتے تھے اور بھی ان کے اندر بہت سی برائیاں موجود تھیں۔

(18) سوال: عرب میں بت پرستی کا آغاز کب سے ہوا؟

جواب: عرب میں بنوخزاعہ کا سردار عمرو بن لحی تھا، جس کی پرورش بڑی نیکوکاری، صدقہ وخیرات اور دینی امور سے گہری دلچسپی پر ہوئی، اس لئے لوگوں نے اسے محبت کی نظر سے دیکھا، لیکن جب اس نے ملک شام کا سفر کیا تو وہاں دیکھا کہ بتوں کی پوجا کی جارہی ہے تو اس نے اس کو برحق سمجھا، چنانچہ اس نے اپنے ساتھ ہبل بت بھی لے کر آیا اور خانہ کعبہ میں نصب کر کے اہل مکہ کو دعوت دی، اس طریقہ سے عرب میں بت پرستی کا آغاز ہوا۔

(19) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے سال اِس دنیا میں رہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترسٹھ (63) سال چار (4) دن اِس دنیا میں رہے۔

(20) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے سال دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کُل تئیس (23) سال چار (4) دن دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔

(21) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے سالوں تک چھپ چھپ کر دعوت وتبلیغ کرتے رہے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین (3) سالوں تک چھپ چھپ کر دعوت وتبلیغ کرتے رہے۔

(22)سوال: آپ ﷺ کی دعوت وتبلیغ کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کی دعوت وتبلیغ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ لوگ تمام معبودانِ باطلہ کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے لگ جائیں۔

(23)سوال: آپ ﷺ لوگوں کو کس بات سے ڈرایا کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا کرتے تھے۔

(24)سوال: آپ ﷺ پر سب سے پہلے کن لوگوں نے ایمان لایا؟

جواب: آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں کے نام یہ ہیں۔

(1) مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(2) عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

(3) بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ

(4) غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(25)سوال: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابوقحافہ کے بیٹے اور آپ ﷺ کے جگری دوست تھے۔

(26)سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خویلد کی بیٹی اور آپ ﷺ کی پہلی بیوی تھیں۔

(27)سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوطالب کے بیٹے اور آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔

(28)سوال: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غلام تھے۔

(29)سوال: آپ ﷺ پر جو لوگ ایمان لائے انہیں کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ ﷺ پر جو لوگ ایمان لائے انہیں مسلمان کہا جاتا ہے۔

(30)سوال: مسلمان کسے کہا جاتا ہے؟

جواب: مسلمان اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو نبی کریم ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں مانے اور اس کے مطابق زندگی گذارے۔

(31) سوال: کافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اللہ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا انکار کرے اسے کافر کہا جاتا ہے۔

(32) سوال: آپ ﷺ کے ساتھیوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ ﷺ کے ساتھیوں کو صحابہ کہا جاتا ہے۔

(33) سوال: صحابہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: صحابہ ان کو کہتے ہیں جنہوں نے بحالت ایمان رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ایمان ہی کی حالت میں ان کی موت ہوئی۔

(34) سوال: آپ ﷺ نے اعلانیہ دعوت وتبلیغ کیلئے لوگوں کو کہاں اکٹھا کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے اعلانیہ دعوت وتبلیغ کیلئے لوگوں کو صفا پہاڑ کے نیچے اکٹھا کیا۔

(35) سوال: آپ ﷺ نے صفا پہاڑ پر لوگوں سے کیا کہا؟

جواب: آپ ﷺ نے صفا پہاڑ پر لوگوں سے کہا کہ اے لوگو! کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھ لو، کامیاب ہو جاؤ گے۔

(36) سوال: آپ ﷺ کے اس اعلان کو سن کر لوگوں نے کیا کہا؟

جواب: آپ ﷺ کے اس اعلان کو سن کر لوگوں نے کچھ نہیں کہا، لیکن ابولہب جو آپ ﷺ کا چچا تھا اس نے بُرا بھلا کہا، جس پر اللہ رب العالمین نے ''سورۃ اللہب'' نازل فرمائی۔

(37) سوال: آپ ﷺ نے جب اعلانیہ دعوت وتبلیغ شروع کر دی تو کفار مکہ نے آپ ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے جب اعلانیہ دعوت وتبلیغ کیا تو کفار مکہ نے آپ ﷺ کو حد سے زیادہ ستانا شروع کر دیا مثلاً جسمانی تکلیف پہونچاتے، جس راستہ سے آپ ﷺ کا گذر ہوتا اس پر کانٹے بچھا دیتے اور بحالت سجدہ آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ ڈالتے، مذاق اڑاتے، پتھروں سے مار مار کر لہولہان کر دیا کرتے اسی کے ساتھ آپ ﷺ کو پاگل، مجنوں، جادوگر اور

کاہن وغیرہ جیسے بُرے القاب سے پکارتے تھے، لیکن ان تمام تکالیف کے باوجود آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے رہے۔

(38) سوال: آپ ﷺ پر جو لوگ ایمان لاتے تھے ان کے ساتھ کفار مکہ کیا سلوک کیا کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ پر جو لوگ ایمان لاتے تھے کفار مکہ ان کو بھی ستایا کرتے تھے مثلاً مارتے گرم گرم ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا کرتے، انگاروں پر ننگی پیٹھ کر کے لٹا دیتے، چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتے، قید کرتے اور بھوکے پیاسے رکھ کر تڑپاتے تھے وغیرہ

(39) سوال: آپ ﷺ کے ساتھیوں نے کیوں ہجرت کی؟

جواب: آپ ﷺ کے ساتھیوں کو جب کفار مکہ حد سے زیادہ ستانے لگے تو اس سے آپ ﷺ کو کافی تکلیف ہوئی کہ بے گناہ اور معصوم ساتھیوں کو ستایا جارہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ان تکالیف کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو ہجرت کی اجازت دیدی۔

(40) سوال: ہجرت کا کیا معنٰی ہے؟

جواب: ہجرت کا معنٰی یہ ہے کہ ایمان وعقیدے کی حفاظت کیلئے اپنے گھر بار کو چھوڑ کر دوسری ایسی جگہ چلے جانا جہاں دین وایمان محفوظ رہے

(41) سوال: آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سب سے پہلے کن لوگوں نے ہجرت کی؟

جواب: آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سب سے پہلے ہجرت بارہ (12) مرد اور چار (4) عورتوں نے کی، اس قافلہ کے سردار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم ﷺ کی دوسری لڑکی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں "جن کی بابت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلے شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑا ہے"۔

(42) سوال: کس ملک کی طرف مسلمانوں نے پہلی ہجرت کی؟

جواب: مسلمانوں نے ملک حبش کی طرف پہلی ہجرت کی۔

(43) سوال: مسلمانوں نے ملک حبش کی طرف کب ہجرت کی؟
جواب: مسلمانوں نے ملک حبش کی طرف پانچ (5) نبوی کو ہجرت کی۔
(44) سوال: اور کسی ملک کی طرف ہجرت کیوں نہیں کی؟
جواب: ملک حبش کا بادشاہ عیسائی تھا اور انصاف پرور تھا اس لئے ملک حبش کی طرف مسلمانوں نے ہجرت کی۔
(45) سوال: ملک حبش کے بادشاہ کا نام کیا تھا؟
جواب: ملک حبش کے بادشاہ کا نام اصحمہ نجاشی تھا۔
(46) سوال: مسلمان جب ہجرت کر گئے تو کیا کفار مکہ نے پریشان کرنا چھوڑ دیا؟
جواب: نہیں! بلکہ کفار مکہ مسلمانوں کا پیچھا کرتے ہوئے ملک حبش بھی پہونچ گئے اور مسلمانوں کے خلاف بادشاہ کو بہت ورغلایا، لیکن بادشاہ نے مسلمانوں کو بلا کر ان کے بارے میں پوچھا اور جب حقیقت حال معلوم ہوگئی تو بادشاہ نے کفار مکہ کو نامراد واپس کر دیا۔
(47) سوال: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی کتنے دنوں تک چھپ کر نماز پڑھتے رہے؟
جواب: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی چھ (6) نبوی یعنی چھ (6) سال تک چھپ کر نماز پڑھتے رہے۔
(48) سوال: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی اعلانیہ طور پر کیوں نہیں نماز پڑھتے تھے؟
جواب: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی اس لئے اعلانیہ طور نماز نہیں پڑھتے تھے کہ کفار مکہ مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمانوں کی تعداد بھی کم تھی اور مسلمان طاقت وقوت کے اعتبار سے بھی کافی کمزور تھے۔
(49) سوال: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے اعلانیہ طور پر کب نماز کی ابتداء کی اور کس طرح کی؟
جواب: حضرت حمزہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے قبول اسلام کے بعد مسلمانوں کی طاقت وقوت بڑھی تو اعلانیہ طور پر نماز پڑھنے لگے۔

(50)سوال: نماز کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: نماز کا لغوی معنیٰ دعا، تسبیح و رحمت ہے

نماز کا اصطلاحی معنیٰ یہ ہے کہ ایسی معروف عبادت جس میں رکوع و سجود ہوتے ہیں، ابتداء تکبیر کے ساتھ اور انتہا تسلیم سے ہوتی ہے۔

(51)سوال: فرضیت نماز سے قبل آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنی وقت کی نماز ادا کرتے تھے؟

جواب: فرضیت نماز سے قبل ''فجر اور عصر'' دو (2) وقت کی نماز ادا کرتے تھے۔

(52)سوال: نماز کب فرض ہوئی؟

جواب: نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی۔

(53)سوال: کتنے وقتوں کی نماز فرض ہوئی؟

جواب: پانچ (5) وقتوں کی نماز فرض ہوئی۔

(54)سوال: نماز کتنی کتنی رکعتوں کے ساتھ فرض ہوئی؟

جواب: نماز دو دو رکعتوں کے ساتھ فرض ہوئی۔

(55)سوال: چار چار رکعات کے ساتھ نماز کب فرض ہوئی؟

جواب: چار چار رکعات کی نماز ایک (1) ہجری مطابق چودہ (14) نبوی کو فرض ہوئی۔

(56)سوال: نماز کی کیفیت اور ان کے اوقات کس نے سکھائے؟

جواب: نماز کی کیفیت اور ان کے اوقات حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کو سکھائے۔

(57)سوال: نماز کی کیفیت اور ان کے اوقات حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کب سکھائے؟

جواب: نماز کی کیفیت اور ان کے اوقات حضرت جبرئیل علیہ السلام نے معراج کی صبح میں سکھائے۔

(58)سوال: اذان کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: اذان کا لغوی معنیٰ اطلاع دینا اور خبردار کرنا ہے۔

(59) سوال: اذان کی ابتداء کب ہوئی؟
جواب: اذان کی ابتداء ایک (1) ہجری مطابق چودہ (14) نبوی کو ہوئی۔
(60) سوال: مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان والوں کا کب بائیکاٹ کیا گیا؟
جواب: مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان والوں کا سات (7) نبوی کو بائیکاٹ کیا گیا۔
(61) سوال: مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان والوں کا بائیکاٹ کیوں کیا گیا؟
جواب: مسلمان اور آپ ﷺ کا اس لئے بائیکاٹ کیا گیا کہ کفار مکہ حیران و پریشان تھے کہ اتنی اذیت اور تکلیف کے باوجود بھی مسلمان اپنی مشن سے باز نہیں آرہے ہیں، اور آپ ﷺ کے خاندان کے لوگوں کا اس لئے بائیکاٹ کیا گیا کہ وہ لوگ آپ ﷺ کی مدد کررہے تھے۔
(62) سوال: مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان کے تمام لوگ اس بائیکاٹ میں شامل تھے یا نہیں؟
جواب: مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان کے تمام لوگ اس بائیکاٹ میں شامل تھے سوائے ابولہب کے یعنی ابولہب کے علاوہ آپ ﷺ کے خاندان کے تمام لوگ اس بائیکاٹ میں شامل تھے۔
(63) سوال: بائیکاٹ کا کیا معنیٰ ہے؟
جواب: بائیکاٹ کا معنیٰ قطع تعلق کرلینا، اور تجارتی یا معاشرتی تعلقات سے خارج کردینا وغیرہ۔
(64) سوال: بائیکاٹ کا یہ سلسلہ کتنی مدت تک جاری رہا؟
جواب: تین (3) سال تک بائیکاٹ کا یہ سلسلہ جاری رہا۔
(65) سوال: مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان والوں کا جب بائیکاٹ کیا گیا تو انہوں نے کہاں جاکر پناہ لی؟
جواب: مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان والوں نے شعب ابی طالب میں جاکر پناہ لی۔

(66)سوال: شعب ابی طالب کہاں واقع ہے؟

جواب: شعب ابی طالب مکہ معظمہ کے جبل ابوقبیس کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں واقع ہے۔

(67)سوال: بائیکاٹ کے دوران کفار مکہ مسلمانوں کو اور آپ ﷺ کے خاندان والوں کو کیسے ستایا کرتے تھے؟

جواب: کفار مکہ کھانے پینے کی چیزیں گھاٹی کے اندر جانے نہیں دیتے جس سے مسلمان سخت بھوکے ہوکر پتے اور سوکھا چمڑا پانی میں بھگو کر چوستے تھے اور ان کے بچے بلک بلک کر روتے تھے وغیرہ۔

(68)سوال: بائیکاٹ کا اعلان کس طرح کیا؟

جواب: بائیکاٹ کا اعلان اس طرح کیا کہ ایک صحیفہ لکھ کر خانہ کعبہ میں لٹکا دیا۔

(69)سوال: بائیکاٹ کے صحیفہ میں کیا لکھا گیا تھا؟

جواب: بائیکاٹ کے صحیفہ میں یہ لکھا گیا تھا کہ مسلمان اور آپ ﷺ کے خاندان والوں سے نہ شادی بیاہ کریں گے، نہ ان سے خرید وفروخت کریں گے، نہ ان سے بات چیت کریں گے، نہ کبھی کسی طرح کی کوئی صلح قبول کریں گے، نہ ان کے ساتھ کسی طرح کی مروت کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کیلئے ان کے حوالہ کردیں۔

(70)سوال: بائیکاٹ کا صحیفہ کس نے لکھا تھا؟

جواب: بائیکاٹ کا صحیفہ بغیض بن عامر بن ہاشم نے لکھا تھا۔

(71)سوال: بائیکاٹ کیسے ختم ہوا؟

جواب: بائیکاٹ کا وہ اعلان جو کفار مکہ نے خانہ کعبہ میں لٹکایا تھا وہ اس طرح ختم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے پانچ (5) شریف لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ صحیفہ چاک کرکے بائیکاٹ ختم کردیں اور دوسری طرف دیمک کے چاٹنے سے ختم ہوگیا۔

(72) سوال: بائیکاٹ کب ختم ہوا؟

جواب: بائیکاٹ دس (10) نبوی کو ختم ہوا۔

(73) سوال: نبوت کے دسویں سال کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: نبوت کے دسویں سال کو عام الحزن (غموں کا سال) کہا جاتا ہے۔

(74) سوال: نبوت کے دسویں سال کو غموں کا سال کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: نبوت کے دسویں سال کو غموں کا سال اس لئے کہا جاتا ہے کہ اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کا انتقال ہوا پھر اس کے کچھ ہی دنوں کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تھا اسی بنا پر نبوت کے دسویں سال کو غموں کا سال کہا جاتا ہے۔

(75) سوال: ابو طالب کے مختصر حالات بتلایئے؟

جواب: ابو طالب عبد المطلب کے لڑکے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے حقیقی بھائی تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے، جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حد سے زیادہ چاہتے تھے، جہاں سفر کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ساتھ لے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی غمگسار تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو ایک اللہ کی طرف بلانا شروع کیا تو پورے قریش مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف ہو گئے لیکن ابو طالب نے مرتے دم تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا اور جب تک ابو طالب باحیات رہے قریش مکہ کو اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں رہنا دشوار کر دیں، ابو طالب کا انتقال دس (۱۰) نبوی کو ہوا۔

(76) سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مختصر حالات بیان کیجئے؟

جواب: حضرت خدیجہ بنت خویلد جو ایک شریف، مالدار، بیوہ اور تاجرہ خاتون تھیں انہیں مال کی بہتر تجارت کیلئے ایک ایماندار شخص کی تلاش تھی جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے اترتے تھے تو انہوں نے اپنا مال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے

کر بھیجا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپس آکر سارا معاملہ صاف صاف بیان کر دیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت متاثر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکاح کا پیغام دیدیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قبول کرلیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوگئی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بہت بہترین گذری، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی خدمت گذار، ہمدرد اور غمگسار بیوی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اولاد کے علاوہ بقیہ ساری اولاد انہیں سے ہوئیں، اور جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا باحیات رہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی، اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ بھی کافی بلند ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، ان کا انتقال دس (10) نبوی کو ہوا۔

(77) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت و تبلیغ کیلئے طائف کیوں گئے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کفار مکہ سے بالکل مایوس ہوگئے، اور ابو طالب کے انتقال کے بعد کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزید ستانا شروع کردیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امید سے طائف کا سفر کیا کہ شاید طائف کے لوگ اسلام قبول کرلیں۔

(78) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف دعوت و تبلیغ کیلئے کب گئے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف دس (10) نبوی کو دعوت و تبلیغ کیلئے تشریف لے گئے۔

(79) سوال: طائف کہاں واقع ہے؟

جواب: طائف مکہ سے تقریباً چالیس (40) میل یعنی پینسٹھ (65) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(80) سوال: طائف کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون تھے؟

جواب: طائف کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(81) سوال: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے۔

(82)سوال: کیا طائف کے لوگوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: نہیں! بلکہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے اوباشوں اور بدمعاشوں کو لگا دیا، جو شور مچاتے اور آپ ﷺ کو پتھروں سے مارتے تھے اور آپ ﷺ کو اس قدر مارا کہ آپ ﷺ کے پاؤں سے خون بہہ کر جوتے میں جم گئے اور آپ ﷺ وہیں بے ہوش ہو گئے۔

(83)سوال: جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو کیا معاملہ درپیش ہوا؟

جواب: جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو اللہ کی جانب سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر آپ ﷺ کا حکم ہو تو ان طائف والوں کو دو پہاڑوں کے درمیان میں رکھ کر پیس دیا جائے۔

(84)سوال: آپ ﷺ نے فرشتہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرشتہ سے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ میری بات نہیں سمجھتے تو نہ سمجھیں مگر مجھے امید ہے کہ ان کی اولاد ضرور بالضرور اسلام قبول کرے گی۔

(85)سوال: طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ نے کیا کیا؟

جواب: طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ گزرگاہوں، آنے جانے والوں کو دعوت وتبلیغ کرتے ایک دن آپ ﷺ شہر سے آرہے تھے، رات ہو چکی تھی کہ کچھ آدمیوں کی آواز کان میں پڑی تو آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور اسلام کی دعوت دی تو ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔

(86)سوال: وہ لوگ کہاں سے آئے تھے؟

جواب: وہ لوگ مدینہ سے آئے تھے۔

(87)سوال: مدینہ کہاں واقع ہے؟

جواب: مدینہ (ایک شہر کا نام ہے) مکہ سے اتر کی جانب سو(100) میل کی مسافت پر واقع ہے۔

(88)سوال: مدینہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: مدینہ کا دوسرا نام یثرب ہے۔

کر بھیجا اور جب آپ ﷺ نے واپس آ کر سارا معاملہ صاف صاف بیان کر دیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے بہت متأثر ہوئیں اور آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام دیدیا تو آپ ﷺ نے بھی قبول کر لیا اور آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوگئی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ ﷺ کی زندگی بہت بہترین گذری، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی بڑی خدمت گذار، ہمدرد اور غمگسار بیوی تھیں، آپ ﷺ کی ایک اولاد کے علاوہ بقیہ ساری اولاد انہیں سے ہوئیں، اور جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا باحیات رہیں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی، اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ بھی کافی بلند ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، ان کا انتقال دس (10) نبوی کو ہوا۔

(77) سوال: آپ ﷺ دعوت و تبلیغ کیلئے طائف کیوں گئے؟

جواب: آپ ﷺ جب کفار مکہ سے بالکل مایوس ہو گئے، اور ابو طالب کے انتقال کے بعد کفار مکہ نے آپ ﷺ کو مزید ستانا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے اس امید سے طائف کا سفر کیا کہ شاید طائف کے لوگ اسلام قبول کر لیں۔

(78) سوال: آپ ﷺ طائف دعوت و تبلیغ کیلئے کب گئے؟

جواب: آپ ﷺ طائف دس (10) نبوی کو دعوت و تبلیغ کیلئے تشریف لے گئے۔

(79) سوال: طائف کہاں واقع ہے؟

جواب: طائف مکہ سے تقریباً چالیس (40) میل یعنی پینسٹھ (65) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

(80) سوال: طائف کے سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ کون تھے؟

جواب: طائف کے سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(81) سوال: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے غلام تھے۔

(82) سوال: کیا طائف کے لوگوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: نہیں! بلکہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے اوباشوں اور بدمعاشوں کو لگا دیا، جو شور مچاتے اور آپ ﷺ کو پتھروں سے مارتے تھے اور آپ ﷺ کو اس قدر مارا کہ آپ ﷺ کے پاؤں سے خون بہہ کر جوتے میں جم گئے اور آپ ﷺ وہیں بے ہوش ہو گئے۔

(83) سوال: جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو کیا معاملہ درپیش ہوا؟

جواب: جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو اللہ کی جانب سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر آپ ﷺ کا حکم ہو تو ان طائف والوں کو دو پہاڑوں کے درمیان میں رکھ کر پیس دیا جائے۔

(84) سوال: آپ ﷺ نے فرشتہ کو کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرشتہ سے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ میری بات نہیں سمجھتے تو نہ سمجھیں مگر مجھے امید ہے کہ ان کی اولاد ضرور بالضرور اسلام قبول کرے گی۔

(85) سوال: طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ نے کیا کیا؟

جواب: طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ گزرگاہوں، آنے جانے والوں کو دعوت و تبلیغ کرتے ایک دن آپ ﷺ شہر سے آرہے تھے، رات ہو چکی تھی کہ کچھ آدمیوں کی آواز کان میں پڑی تو آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور اسلام کی دعوت دی تو ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(86) سوال: وہ لوگ کہاں سے آئے تھے؟

جواب: وہ لوگ مدینہ سے آئے تھے۔

(87) سوال: مدینہ کہاں واقع ہے؟

جواب: مدینہ (ایک شہر کا نام ہے) مکہ سے اتر کی جانب سو (100) میل کی مسافت پر واقع ہے۔

(88) سوال: مدینہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: مدینہ کا دوسرا نام یثرب ہے۔

(89) سوال: مدینہ سے کتنے افراد آئے تھے؟

جواب: مدینہ سے چھ (۲) افراد آئے تھے۔

(90) سوال: آپ ﷺ کو معراج کب کرائی گئی؟

جواب: آپ ﷺ کو معراج ہجرت سے قبل کرائی گئی۔

(91) سوال: آپ ﷺ کی عمر اس وقت کتنی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی عمر اس وقت اکاون (51) سال پانچ (5) مہینہ کی تھی۔

(92) سوال: معراج اور اسراء کے کیا معنی ہیں؟

جواب: **اسراء سے مراد:** راتوں رات نبی ﷺ کا مکہ سے بیت المقدس تشریف لے جانا۔

معراج سے مراد: عالم بالا میں تشریف لے جانا۔

(93) سوال: معراج میں آپ ﷺ کے ساتھ کیا ہوا؟

جواب: معراج میں آپ ﷺ سے تمام انبیاء کرام کی امامت کروائی گئی، آسمان کی سیر کرائی گئی اور جنت و جہنم کو دیدار کرایا گیا اور نماز کا تحفہ بھی دیا گیا۔

(94) سوال: معراج میں آپ ﷺ کو کتنے وقت کی نماز کا تحفہ دیا گیا؟

جواب: معراج میں آپ ﷺ کو پچاس (50) وقت کی نماز کا تحفہ دیا گیا۔

(95) سوال: آپ ﷺ نے کس پیغمبر کے مشورہ سے نماز میں تخفیف کرائی؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ سے نماز میں تخفیف (کمی) کرائی۔

(96) سوال: پچاس (50) وقت کی نماز تخفیف ہو کر کتنے وقت کی ہو گئی؟

جواب: پچاس (50) وقت کی نماز تخفیف ہو کر پانچ (5) وقت کی ہو گئی، لیکن ثواب کے اعتبار سے پانچ (5) وقت کی نماز پچاس (50) وقت کے برابر ہو گئی۔

(97) سوال: معراج کا واقعہ جب آپ ﷺ نے کفار مکہ کو سنایا تو کیا انہوں نے قبول کر لیا؟

جواب: نہیں! بلکہ کفار مکہ نے آپ ﷺ کا مذاق اڑایا اور کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی ایک ہی رات میں مکہ سے بیت المقدس جائے اور آسمان کی سیر بھی کر لے۔

(98)سوال: معراج کے اس واقعہ کی سب سے پہلے کس نے تصدیق کی؟

جواب: معراج کے اس واقعہ کی سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اسی وقت سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق پڑ گیا۔

(99)سوال: صدیق کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: صدیق کا معنیٰ ہے "نہایت سچا"۔

(100)سوال: بیعت عقبۂ اولیٰ کا واقعہ کب پیش ہوا؟

جواب: بیعت عقبۂ اولیٰ کا واقعہ بارہ (12) نبوی کو پیش ہوا۔

(101)سوال: بیعت عقبۂ اولیٰ کیوں نام رکھا گیا؟

جواب: بیعت عقبۂ اولیٰ یعنی گھاٹی کے پاس والی پہلی بیعت، پہلا معاہدہ، یہ معاہدہ ایک گھاٹی کے پاس پہلی مرتبہ ہوا تھا اسلئے اس کا نام بیعت عقبۂ اولیٰ رکھا گیا۔

(102)سوال: بیعت کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: بیعت کا معنیٰ معاہدہ، قول وقرار کے ہے۔

(103)سوال: عقبہ کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: عقبہ کا معنیٰ پہاڑ کی گھاٹی یعنی تنگ پہاڑی گذرگاہ کو کہتے ہیں۔

(104)سوال: اولیٰ کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: اولیٰ کا معنیٰ ہے "پہلا"۔

(105)سوال: بیعت عقبۂ اولیٰ میں مدینہ سے کتنے لوگ آئے تھے؟

جواب: بیعت عقبۂ اولیٰ میں مدینہ سے بارہ (12) آدمی آئے تھے۔

(106)سوال: مدینہ کے لوگوں نے آپ ﷺ سے کیا درخواست کی؟

جواب: مدینہ کے لوگوں نے آپ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ اسلامی احکام سکھانے کیلئے کسی معلم کو مدینہ بھیجا جائے۔

(107)سوال: آپ ﷺ نے مدینہ والوں کے درخواست پر کس معلم کو مدینہ بھیجا؟

جواب: آپ ﷺ نے مدینہ والوں کی درخواست پر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ بھیجا۔

(108)سوال: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہاشم بن عبد مناف کے پوتے تھے اور سابقین اسلام میں سے تھے۔

(109)سوال: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی دعوت و تبلیغ سے مدینہ میں کیا تبدیلی واقع ہوئی؟

جواب: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی دعوت و تبلیغ سے بنونجار اور بنو اشہل کے قبیلے اور دوسرے قبیلوں کے بہت سارے لوگ مسلمان ہو گئے۔

(110)سوال: بیعت عقبۂ ثانیہ کب پیش آئی تھی؟

جواب: بیعت عقبۂ ثانیہ تیرہ (13) نبوی کو پیش آئی تھی۔

(111)سوال: اس بیعت میں کتنے افراد تھے؟

جواب: اس بیعت میں دو (2) عورتیں اور تہتر (73) مرد تھے۔

(112)سوال: اس بیعت میں مدینہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا درخواست کی؟

جواب: اس بیعت میں مدینہ والوں نے یہ درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ چلیں ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کی بھرپور مدد کرینگے۔

(113)سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درخواست کے بعد کیا کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درخواست کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مدینہ کی جانب ہجرت کا مشورہ دیا۔

(114)سوال: مہاجر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کن کو کہا جاتا ہے؟

جواب: مہاجر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان مسلمانوں کو کہا جاتا ہے جنہوں نے اللہ کی بندگی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی خاطر اپنا گھر بار، اہل وعیال، رشتہ وکنبہ، دوست واحباب اور مال واسباب سب کچھ چھوڑ دیا اور مدینہ تشریف لے گئے۔

(115)سوال: انصار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کن کو کہتے ہیں؟

جواب: انصار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ کے وہ خوش نصیب مسلمان ہیں جنہوں نے مدینہ میں مکہ سے آنے والے بے گھر اور بے سروسامان مسلمانوں کی مدد کی وہ اسلام میں انصار کے نام سے مشہور ہوئے۔

(116) سوال: آپ ﷺ مکہ میں کل کتنے سال رہے؟

جواب: آپ ﷺ مکہ میں ترپن (53) سال رہے۔

(117) سوال: آپ ﷺ مکہ میں کتنے سال دعوت وتبلیغ کرتے رہے؟

جواب: آپ ﷺ مکہ میں تیرہ (13) سال دعوت وتبلیغ کرتے رہے۔

(118) سوال: مکی زندگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آنحضرت ﷺ جب تک مکہ معظمہ میں رہے اس کو "مکی زندگی" کہا جاتا ہے۔

(119) سوال: مدنی زندگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب آپ ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے آئے اور اپنی وفات تک یہیں قیام فرمایا۔ اسے "مدنی زندگی" کہا جاتا ہے۔



ہجرت سے وفات تک کے مختصر حالات

(1) سوال: ہجرت کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: ہجرت کا معنیٰ یہ ہے کہ ایمان وعقیدے کی حفاظت کیلئے اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسری ایسی جگہ چلا جانا جہاں دین وایمان محفوظ ہو۔

(2) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کیوں کی؟

جواب: کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی سازش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی۔

(3) سوال: کفار مکہ کی میٹنگ کس مقصد سے ہوئی؟

جواب: جب کفار مکہ کو پتہ چلا کہ مسلمان مکہ سے باہر مدینہ میں بھی پھیل رہے ہیں تو انہوں نے ایک میٹنگ منعقد کی جس میں کفار مکہ کے بڑے بڑے سردار شریک ہوئے تھے اور اس میٹنگ میں مختلف رائے اور مشورہ دیئے گئے۔

(4) سوال: کس کے مشورے پر اتفاق کیا گیا؟

جواب: کفار مکہ کا سردار ابوجہل کے مشورہ پر اتفاق کیا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتمہ کر دیا جائے۔

(5) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کیلئے کتنے سرداران قریش منتخب کئے گئے تھے؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کیلئے قریش کے اکابر مجرمین میں سے گیارہ (11) سردار منتخب کئے گئے تھے۔

(6) سوال: کفار مکہ نے جو قتل کی سازش کی تھی اس کا علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طریقے سے ہوا؟

جواب: کفار مکہ نے جو قتل کی سازش کی تھی اس کا علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بذریعہ وحی ہوا۔

(7) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کب کی؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستائیس (27) صفر چودہ (14) نبوی کی درمیانی رات کو ہجرت کی۔

(8) سوال: آپ ﷺ کی عمر اس وقت کتنی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی عمر اس وقت ترپن (53) سال کی تھی۔

(9) سوال: آپ ﷺ کی ہجرت کی خبر سے کون کون واقف تھے؟

جواب: آپ ﷺ کی ہجرت کی خبر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان والے واقف تھے۔

(10) سوال: ہجرت میں آپ ﷺ کے ساتھ کون تھے؟

جواب: ہجرت میں آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(11) سوال: ہجرت میں آپ ﷺ کیلئے زادراہ کا انتظام کس نے کیا تھا؟

جواب: ہجرت میں آپ ﷺ کیلئے زادِراہ کا انتظام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بڑی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا تھا۔

(12) سوال: ہجرت میں آپ ﷺ کیلئے سواری کا انتظام کس نے کیا تھا؟

جواب: ہجرت میں آپ ﷺ کیلئے سواری کا انتظام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

(13) سوال: آپ ﷺ مکہ سے کس رات کو نکلے؟

جواب: آپ ﷺ مکہ سے اس رات کو نکلے جس رات میں کفار مکہ نے آپ ﷺ کے گھر کو گھیراؤ کیا تھا، مگر اللہ رب العالمین نے ان لوگوں کی آنکھوں میں پردہ ڈال دیا اور آپ ﷺ اللہ کے فضل وکرم سے بچ نکلے۔

(14) سوال: ہجرت کی رات میں آپ ﷺ نے اپنے بستر پر کس کو لٹایا تھا؟

جواب: ہجرت کی رات میں آپ ﷺ نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹایا تھا۔

(15) سوال: آپ ﷺ کے پاس کفار مکہ کی جو امانتیں تھیں اس کو کیا کیا؟

جواب: آپ ﷺ کے پاس کفار مکہ کی جو امانتیں تھیں اس امانت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیا اور کہا کہ تم ان امانتوں کو ان کے مالکان تک پہنچانے کے بعد مدینہ آجانا۔

(23)سوال: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار ثور سے نکل کر کہاں جا کر قیام کیا؟
جواب: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار ثور سے نکل کر قباء میں جا کر قیام کیا۔
(24)سوال: آپ ﷺ قباء میں کس کے گھر قیام کیا؟
جواب: آپ ﷺ قباء میں کلثوم بن ہدم کے گھر قیام کیا۔
(25)سوال: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قباء کب پہونچے؟
جواب: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قباء دو(2) شنبہ آٹھ(8) ربیع الاول چودہ(14) نبوی ایک(1) ہجری کو پہونچے۔
(26)سوال: قباء کہاں واقع ہے؟
جواب: قباء مدینہ سے جنوب کی طرف تقریباً تین(3) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔
(27)سوال: آپ ﷺ نے قباء پہنچ کر کون سا کام کیا؟
جواب: آپ ﷺ قباء پہنچ کر ایک مسجد تعمیر کی، جو مسجد قباء کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔
(28)سوال: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قباء میں کتنے دنوں تک قیام کیا؟
جواب: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قباء میں چار(4) دنوں تک قیام کیا۔
(29)سول: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قباء سے کہاں گئے؟
جواب: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قباء سے مدینہ منورہ گئے۔
(30)سوال: مدینہ منورہ کہاں واقع ہے؟
جواب: مدینہ(ایک شہر کا نام ہے) مکہ سے اتر کی طرف سو(100) میل کی مسافت پر واقع ہے۔
(31)سوال: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کب پہنچے؟
جواب: آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ بارہ(12) ربیع الاول چودہ(14) نبوی ایک(1) ہجری کو پہنچے۔

(32) سوال: مدینہ منورہ کے لوگوں نے آپ ﷺ کا استقبال کس طریقے سے کیا؟

جواب: مدینہ منورہ کے لوگ بڑی شدت سے آپ ﷺ کا انتظار کررہے تھے، یہاں تک کہ ان کی چھوٹی چھوٹی بچیاں گا گا کر اور دف بجا بجا کر خوشی کا اظہار کررہی تھیں اور مدینہ کا ہر شخص اس بات کا خواہشمند تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کی اونٹنی ہمارے دروازے پہ رکے کچھ انصاری صحابہ اونٹنی کی نکیل اپنے گھر کی طرف موڑ رہے تھے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو یہ اونٹنی اللہ کی مرضی پہ رکے گی۔

(33) سوال: آپ ﷺ مدینہ منورہ میں کس شخص کے گھر مہمان بنے؟

جواب: آپ ﷺ مدینہ منورہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر مہمان بنے۔

(34) سوال: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کون تھے؟

جواب: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ایک انصاری صحابی ہیں، یہ آپ ﷺ کے ننھیال اور بنونجار میں سے تھے۔

(35) سوال: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے کون سا کام کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے اللہ کی عبادت کیلئے ایک مسجد تعمیر کی، جو مسجد نبوی کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔

(36) سوال: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر دوسرا کیا کام کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر دوسرا کام یہ کیا کہ مہاجر اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) کرایا۔

(37) سوال: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر تیسرا کیا کام کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر تیسرا کام یہ کیا کہ مدینہ کے کافروں اور یہودیوں سے معاہدہ کیا۔

(38) سوال: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے کافروں اور یہودیوں سے کس بات پر معاہدہ کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے کافروں اور یہودیوں کے درمیان اس بات کا معاہدہ کیا کہ......

(1) مدینہ کے ہر آدمی کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ وہ جس مذہب یا دین کو پسند کریگا اس میں داخل ہو سکتا ہے۔

(2) یہودی، مسلمان اور کافر سب باہم ایک دوسرے کی عزت کرینگے یعنی کوئی کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہونچائیگا۔

(3) اگر کوئی باہر سے آکر مدینہ پر حملہ کرے تو کافر، مسلمان اور یہودی سب مل کر دفاع کرینگے۔

(4) اگر کسی طرح کا کوئی جھگڑا ہو جائے تو فیصلہ اللہ کے رسول ﷺ کرینگے۔

(39) سوال: مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے دشمن کون تھے؟

جواب: مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے دشمن یہود اور منافقین تھے۔

(40) سوال: یہود کے کیا معنی ہے؟

جواب: یہود، هَوَادَةٌ (بمعنی محبت) سے یا تَهَوُّد (بمعنی توبہ) سے بنا ہے، گویا ان کا یہ نام اصل میں توبہ کرنے یا ایک دوسرے کے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے پڑا، عام طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو یہود کہتے ہیں۔

(41) سوال: منافق کے کیا معنی ہیں؟

جواب: منافق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بظاہر مومن کہلاتا ہو لیکن حقیقی معنوں میں وہ مومن نہیں ہوتا ہے یعنی ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ۔

(42) سوال: آپ ﷺ اور مسلمان جب ہجرت کر گئے تو کیا کفار مکہ نے آپ ﷺ اور مسلمانوں کو پریشان کرنا چھوڑ دیا؟

جواب: نہیں بلکہ کفار مکہ نے عبداللہ بن ابی کو ایک دھمکی آمیز خط لکھا کہ مسلمانوں سے لڑائی کرو یا ان کو اپنے شہر سے نکال دو، اسی طرح یہ کہ مسلمانوں کیلئے مسجد حرام یعنی بیت اللہ کا دروازہ بند کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

(43) سوال: مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جو پہلی لڑائی ہوئی اس کا نام کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جو پہلی لڑائی ہوئی اس کا نام جنگ بدر ہے۔

(44) سوال: مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جو پہلی لڑائی ہوئی اس کا سبب کیا تھا؟

جواب: مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جو پہلی لڑائی ہوئی اس کا سبب یہ تھا کہ قریش مکہ کا قافلہ جو ملک شام کو جارہا تھا وہ مسلمانوں کی گرفت سے بچ نکلا لیکن جب دوبارہ وہ مکہ واپس ہونے لگا تو آپ ﷺ نے دو صحابہ کو بھیجا کہ اس قافلہ کے حالات معلوم کرتے رہیں، کیونکہ اس میں قریش مکہ کی بڑی دولت تھی یعنی ایک ہزار اونٹ تھے جن پر کم سے کم پچاس ہزار دینار (دوسو باسٹھ کیلو سونے) کی مالیت تھی اور اتنی بڑی دولت کی حفاظت صرف چالیس آدمی کررہے تھے اہل مدینہ کیلئے بڑا اچھا موقعہ تھا کہ کفار مکہ کو اتنی بڑی دولت سے محروم کردیتے، اس کیلئے اللہ کے رسول ﷺ نے یہ اعلان کرایا کہ نکلو، لیکن اس قافلہ کی نگہبانی ابوسفیان جیسا چالاک آدمی کررہا تھا اس کو جب اس بات کی خبر ہوئی کہ مدینہ والے اس کے قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں تو اس نے ایک آدمی کو اجرت دے کر مکہ بھیجا کہ وہاں جا کر یہ اعلان کردے کہ مال کی حفاظت کیلئے نکل پڑو، یہ آواز سنتے ہی مکہ کے لوگ نکل پڑے جو بذات خود نہیں نکل سکتا تھا اس نے اپنی جگہ کسی اور کو بھیجا، لیکن ابوسفیان کسی طریقے سے مسلمانوں سے بچ نکلا جب کفار مکہ کو اس کی خبر ہوئی کہ ابوسفیان نے قافلہ کو بچا لے آیا ہے تو کچھ لوگ مکہ واپس جانے کیلئے تیار ہو گئے لیکن ابوجہل نہیں تیار ہوا اور بدر کے مقام پر پڑاؤ ڈال دیا اور اسی جگہ پر مسلمانوں اور کافروں کے درمیان لڑائی ہوئی۔

(45) سوال: یہ جنگ کب ہوئی؟

جواب: یہ جنگ سترہ (17) رمضان المبارک پندرہ (15) نبوی دو (2) ہجری کو ہوئی۔

(46) سوال: یہ جنگ کس مقام پر ہوئی؟

جواب: یہ جنگ بدر کے مقام پر ہوئی۔

(47) سوال: بدر کا مقام کہاں واقع ہے؟

جواب: بدر کا مقام مدینہ سے اسی (80) میل کے فاصلہ پر ہے۔

(48)سوال:اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب:اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ (313) تھی۔

(49)سوال:اس جنگ میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب:اس جنگ میں کافروں کی تعداد ایک ہزار (1000) تھی۔

(50)سوال:اس جنگ میں فتح کسے حاصل ہوئی؟

جواب:اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

(51)سوال:اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب:اس جنگ میں چودہ (14) مسلمان چھ(6) مہاجرین اور آٹھ(8) انصار صحابہ شہید ہوئے۔

(52)سوال:اس جنگ میں کتنے کافر قتل کئے گئے؟

جواب:اس جنگ میں ستر (70) کافر قتل کئے گئے جن میں بڑے بڑے روسائے تھے جیسے ابوجہل، ولید، عتبہ اور شیبہ وغیرہ۔

(53)سوال:غزوۂ بدر میں مشرکین میں سے سب سے پہلے کون قتل کیا گیا، اور کس نے قتل کیا؟

جواب:غزوۂ بدر میں مشرکین میں سے سب سے پہلے اسود بن عبدالاسد مخزومی قتل کیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

(54)سوال:اس جنگ میں کتنے کافر قید کئے گئے تھے؟

جواب:اس جنگ میں ستر (70) کافر قید کئے گئے تھے۔

(55)سوال:اس جنگ کے قیدیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا گیا؟

جواب:اس جنگ کے قیدیوں کے ساتھ آپ ﷺ نے حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے ہوئے پڑھے لکھے قیدیوں سے فدیۃً دس (10) مسلمان بچوں کو تعلیم دینے کا شرط رکھی اور دیگر قیدیوں سے مالی فدیہ لے کر رہا کر دیا۔

(56)سوال:مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جو دوسری لڑائی ہوئی اس کا نام کیا ہے؟

جواب:مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جو دوسری لڑائی ہوئی اس کا نام جنگ اُحد ہے۔

(57) سوال: مسلمانوں اور کافروں کے درمیان دوسری لڑائی کا سبب کیا تھا؟

جواب: جنگ بدر میں کفار مکہ کو جو شکست فاش ہوئی اور کفار مکہ کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اس سے انہیں سخت رنج وغم پہونچا تھا اسی سبب سے اس کا بدلہ لینے کیلئے کفار مکہ نے مسلمانوں سے دوسری لڑائی کی۔

(58) سوال: یہ جنگ کس مقام پر ہوئی؟

جواب: یہ جنگ اُحد کے مقام پر ہوئی۔

(59) سوال: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار (1000) تھی، لیکن رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنے تین سو (300) ساتھیوں کو مقام شوط سے واپس لے کر چلا گیا تو مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار (1000) سے سات سو (700) ہوگئی۔

(60) سوال: اس جنگ میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں کافروں کی تعداد تین ہزار (3000) تھی۔

(61) سوال: اس جنگ میں فتح کس کو حاصل ہوئی؟

جواب: اس جنگ میں بظاہر کافروں کو فتح حاصل ہوئی، لیکن اس جنگ کے سلسلے میں غور وفکر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ فتح کسی کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ مسلمان اور کافر دونوں برابر رہے۔

(62) سوال: مسلمانوں کی شکست کا کیا سبب تھا؟

جواب: مسلمانوں کی شکست کا سبب یہ تھا کہ پچاس (50) تیر چلانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی کمان میں وادی قناۃ (اب جسے جبل رماۃ کہا جاتا ہے) میں مقرر کیا تھا اور انہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت کی تھی کہ وہ اپنی جگہ نہ چھوڑیں گرچہ مسلمانوں کی شکست ہو یا فتح جب تک میں یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ ہو، لیکن تیر چلانے والوں نے مسلمانوں کی فتح کو دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی تو اس کا نتیجہ یہ

ہوا کہ جیتی ہوئی جنگ شکست میں تبدیل ہوگئی۔

(63)سوال: جنگ احد میں کتنے صحابہ کرام شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں ستر (70) صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں قبیلہ خزرج سے اکتالیس (۴۱) مہاجرین سے چوبیس (24) اور بقیہ صحابہ کرام تھے۔

(64)سوال: جنگ احد میں کون بڑے بڑے صحابہ کرام شہید ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

(65)سوال: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل کا نام کیا تھا؟

جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کا نام وحشی بن حرب (جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرلیا) تھا۔

(66)سوال: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو کس نے قتل کیا، اور کیوں؟

جواب: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو عبداللہ بن قمئہ نے قتل کیا، عبداللہ بن قمئہ نے اس لئے قتل کیا کہ وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل تھے۔

(67)سوال: جنگ احد میں کتنے کافر قتل ہوئے؟

جواب: جنگ احد میں بائیس (22) یا سینتیس (37) کافر قتل ہوئے۔

(68)سوال: جنگ احزاب کب ہوئی؟

جواب: جنگ احزاب شوال یا ذیقعدہ اٹھارہ (18) نبوی پانچ (5) ہجری کو ہوئی۔

(69)سوال: اس غزوۂ کو احزاب کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اس غزوۂ کو احزاب اس لئے کہتے ہیں کہ اس موقعے پر تمام اسلام دشمن گروہ جمع ہوکر مسلمانوں کے مرکز ''مدینہ'' پر حملہ آور ہوئے تھے، ''احزاب'' حزبٌ (گروہ) کی جمع ہے۔

(70)سوال: اس جنگ کا سبب کیا ہوا؟

جواب: اس جنگ کا سبب یہ ہوا کہ غزوۂ بنی نضیر میں یہود کو جو شکست ہوئی تھی اس کیلئے وہ

اندر ہی اندر مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری کررہے تھے اور ایک بڑی جماعت کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کرنے کی سازش کی۔

(71) سوال: جنگ احزاب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: جنگ احزاب کا دوسرا نام غزوہ خندق ہے۔

(72) سوال: جنگ احزاب کو غزوہ خندق کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: جنگ احزاب کو غزوہ خندق اسلئے کہا جاتا ہیکہ اس جنگ میں مسلمانوں نے اپنی بچاؤ کیلئے مدینہ کے اطراف گڑھا کھودا تھا، خندق کا معنیٰ گڑھا ہوتا ہے۔

(73) سوال: اس خندق کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی؟

جواب: اس خندق کی لمبائی پانچ ہزار گز (5000) اور چوڑائی نو گز (9) تھی۔

(7 4) سوال: کس صحابی کے مشورہ پر آپ ﷺ نے مدینہ کے اطراف میں خندق (گڑھا) کھودوایا تھا؟

جواب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر آپ ﷺ نے مدینہ کے اطراف میں خندق (گڑھا) کھودوایا تھا۔

(75) سوال: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار (3000) تھی۔

(76) سوال: اس جنگ میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں کافروں کی تعداد دس ہزار (10000) تھی، جن میں قریش مکہ کے چار ہزار (4000) اور اہل نجد کے چھ ہزار (6000) تھے۔

(77) سوال: اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: اس جنگ میں چھ (6) مسلمان شہید ہوئے۔

(78) سوال: اس جنگ میں کتنے کافر قتل ہوئے؟

جواب: اس جنگ میں دس (10) کافر قتل ہوئے۔

(79) سوال: اس جنگ میں فتح کسے حاصل ہوئی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

(80)سوال:اس جنگ میں کافروں کوشکست کس طرح سے ہوئی؟

جواب:اس جنگ میں کافروں کوشکست اس طرح سے ہوئی کہ نبی ﷺ نے ان کیلیے دعا کی کہ اے اللہ انہیں شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دے، اللہ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کرلی اور مشرکین پر تند ہواؤں اور فرشتوں کا لشکر بھیج دیا، جس نے انہیں ہلا ڈالا، ان کے دلوں میں رعب اور خوف ڈال دیا، ان کی ہانڈی الٹ دی اور ان کے خیمے اکھیڑ دیئے جس سے کافر گھبرا کر میدان چھوڑ کر چلے گئے۔

(81)سوال:مسلمانوں اور کافروں کے درمیان صلح کب ہوئی؟

جواب:مسلمانوں اور کافروں کے درمیان صلح ذیقعدہ چھ(6)ہجری کو ہوئی۔

(82)سوال:مسلمانوں اور کافروں کے درمیان کن باتوں پر مصالحت ہوئی؟

جواب:مسلمانوں اور کافروں کے درمیان مندرجہ ذیل باتوں پر مصالحت ہوئی......

(1) رسول ﷺ اور مسلمان اس سال مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس جائیں گے، آئندہ سال آئیں گے اور تین روز قیام کرینگے، مگر نیزے اور تیر نہ لائیں، صرف تلواروں کی اجازت ہے اور وہ بھی نیاموں کے اندر ہوں۔

(2) دس سال تک فریقین میں جنگ وجدل موقوف رہے گا اور کوئی کسی کو نہ ستائیگا۔

(3) جو محمد ﷺ کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہے داخل ہوسکتا ہے اور جو قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہے داخل ہوسکتا ہے اور جو قبیلہ جس فریق میں شامل ہوگا اس فریق کا ایک جزء سمجھا جائیگا۔

(4) ان دس (10) سالوں میں جو مسلمان قریش کے پاس آئیگا، وہ اسے واپس نہ کریں گے، لیکن قریش کا جو آدمی مسلمانوں کے پاس چلا جائیگا، وہ اسے واپس کردینگے۔

(83)سوال:اس صلح کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب:اس صلح کو صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

(84)سوال: اس صلح کو صلح حدیبیہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: چونکہ یہ صلح حدیبیہ نامی مقام پر ہوئی تھی اسلئے اس صلح کو صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

(85)سوال: اس صلح میں آپ ﷺ کے ساتھ کتنے صحابہ کرامؓ تھے؟

جواب: اس صلح میں آپ ﷺ کے ساتھ چودہ (1400) سو یا پندرہ (1500) سو صحابہ کرامؓ تھے۔

(86)سوال: بیعت رضوان کسے کہا جاتا ہے، اور یہ بیعت کیوں پیش آئی؟

جواب: بیعت رضوان اسے کہا جاتا ہے جو صحابہ کرام صلح حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے اس بات پر بیعت کی کہ وہ قریش مکہ سے لڑیں گے اور راہ فرار اختیار نہیں کریں گے......اور یہ بیعت اس لئے پیش آئی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا کہ وہ جا کر اہل مکہ کو یہ خبر پہونچا دیں کہ مسلمان لڑنے کیلئے نہیں آئے ہیں بلکہ عمرہ کرنے کیلئے آئے ہیں اہل مکہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو روک لیا تو مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔

(87)سوال: جنگ خیبر کب ہوئی؟

جواب: جنگ خیبر محرم الحرام سات (7) ہجری کو ہوئی۔

(88)سوال: خیبر کہاں واقع ہے؟

جواب: خیبر مدینہ سے اسّی (80) یا ساٹھ (60) میل کے فاصلے پر ایک بڑا شہر تھا۔

(89)سوال: جنگ خیبر کن لوگوں سے ہوئی؟

جواب: جنگ خیبر یہودیوں سے ہوئی۔

(90)سوال: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو (1400) تھی۔

(91)سوال: اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب اس جنگ میں پندرہ (15) یا سولہ (16) مسلمان شہید ہوئے۔

(92) سوال: اس جنگ میں کتنے کافر قتل ہوئے؟

جواب: اس جنگ میں ترانوے (93) کافر قتل ہوئے۔

(93) سوال: اس جنگ میں فتح کسے حاصل ہوئی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

(94) سوال: یہودیوں کی شکست کا کیا سبب بنا؟

جواب: یہودیوں کی شکست کا سبب یہ بنا کہ آپ ﷺ نے معروف راستہ چھوڑ کر ایک ایسا راستہ کا انتخاب فرمایا جو ملک شام کی جانب سے خیبر پہونچا تا تھا مقصد یہ تھا کہ یہودیوں کو ملک شام بھاگنے کا راستہ بند کردیں...... آپ ﷺ نے آخری رات خیبر کے قریب گزاری، مگر یہود اس سے بے خبر رہے جب صبح کی نماز کے بعد خیبر کی طرف رخ کیا تو اچانک لشکر دیکھ کر چیختے ہوئے بھاگے کہ...... واللہ! محمد ﷺ لشکر سمیت آگئے ہیں۔

(95) سوال: جنگ موتہ کب ہوئی؟

جواب: جنگ موتہ جمادی الاولیٰ آٹھ (8) ہجری کو ہوئی۔

(96) سوال: اس جنگ کا سبب کیا ہوا؟

جواب: اس جنگ کا سبب یہ ہوا کہ شرحبیل بن عمرو غسانی نے حضرت حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو جو رسول اکرم ﷺ کا خط لے کر امیر بصریٰ کے پاس گئے تھے اس کو قتل کر دیا، اور یہ حرکت اعلان جنگ کا مترادف تھی اس لئے آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو جنگ کیلئے بھیجا۔

(97) سوال: جنگ موتہ کن لوگوں کے ساتھ ہوئی؟

جواب: جنگ موتہ رومیوں کے ساتھ ہوئی۔

(98) سوال: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار (3000) تھی۔

(99) سوال: اس جنگ میں کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں کافروں کی تعداد دو لاکھ (200000) تھی، جس میں ہرقل

کے ایک لاکھ اور نصرانی کے ایک لاکھ فوجی تھے۔

(100) سوال: اس جنگ میں کتنے سپہ سالار مقرر کئے گئے تھے؟

جواب: اس جنگ میں تین (3) سپہ سالار مقرر کئے گئے تھے۔

(101) سوال: اس جنگ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: اس جنگ میں بارہ (12) مسلمان شہید ہوئے۔

(102) سوال: اس جنگ میں کتنے رومی قتل کئے گئے؟

جواب: اس جنگ میں رومیوں کے مقتولین کی تعداد کا علم نہ ہو سکا۔ البتہ جنگ کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑی تعداد میں مارے گئے۔

(103) سوال: اس جنگ میں جو تین سپہ سالار مقرر کئے گئے تھے ان کے نام کیا کیا ہیں؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بالترتیب سپہ سالار مقرر کئے گئے اور تینوں کو شہادت نصیب ہوئی۔

(104) سوال: اس جنگ میں فتح کسے حاصل ہوئی؟

جواب: روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ غیر فیصلہ کن رہی لیکن اس میں غلبہ اور دبدبہ مسلمانوں کا رہا۔

(105) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کب فتح کیا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ دس (10) رمضان المبارک آٹھ (8) ہجری کو فتح کیا۔

(106) سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا اس کا سبب کیا بنا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا اس کا سبب یہ بنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان چھ (6) ہجری میں جو معاہدہ ہوا تھا اس میں ایک عہد (دفعہ) یہ تھا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہے داخل ہو سکتا ہے اور جو کوئی قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہے داخل ہو سکتا ہے اور جو قبیلہ جس فریق کے ساتھ شامل ہوگا اس فریق کا ایک حصہ سمجھا جائیگا بنوخزاعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہو گئے اور بنو بکر قریش کے عہد

وپیمان میں، جب دونوں فریق ایک دوسرے سے مطمئن ہو گئے تو بنو بکر نے موقع کو غنیمت جان کر بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا۔

(107)سوال: فتح مکہ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: فتح مکہ میں مسلمانوں کی تعداد دس ہزار (10000) تھی۔

(108)سوال: فتح مکہ میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: فتح مکہ میں دو (2) مسلمان شہید ہوئے۔

(109)سوال: فتح مکہ میں کتنے کافر قتل ہوئے؟

جواب: فتح مکہ میں بارہ (12) یا تیرہ (13) یا کافر قتل ہوئے۔

(110)سوال: مکہ کے راستے میں کون ملا، اور اس نے کیا کہا؟

جواب: مکہ کے راستے میں ابوسفیان ملا اس نے آپ ﷺ سے معافی مانگی اور اسلام قبول کر لیا۔

(111)سوال: مکہ فتح کرنے کے بعد آپ ﷺ نے کافروں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: مکہ فتح کرنے کے بعد آپ ﷺ نے تمام کافروں کو معاف فرما دیا اور فرمایا آج میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی "لا تثریب علیکم الیوم" آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو اور آپ ﷺ نے یہ اعلان کر دیا......

(1) جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اس کیلئے امان ہے۔

(2) جو شخص دروازہ بند کر لے گا اس کیلئے امان ہے۔

(3) جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا وہ بھی امان میں ہے۔

(4) جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو جائے اسے بھی امان ہے۔

اس کے باوجود بھی آپ ﷺ نے نو (9) اکابر مجرمین کے سلسلے میں بیان فرمایا کہ اگر وہ کعبے کے نیچے بھی پائے جائیں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔

(112)سوال:وہ نو (9) اکابر مجرمین کون ہیں جنکے سلسلے میں آپ ﷺ نے قتل کا حکم صادر فرمایا؟

جواب:وہ نو (9) اکابر مجرمین کے نام مندرجہ ذیل ہیں......

(1) عبدالعزیٰ بن خَطَل (2) عبداللہ بن سعد بن ابی سرح (3) عِکرمہ بن ابی جہل (4) حارث بن نُفیل بن وہب (5) مقیس بن صبابہ (6) ہبار بن اسود (7۔8) ابن خطل کی دو لونڈیاں جو آپ ﷺ کی ہجو گایا کرتی تھیں (9) سارہ، جو عبدالمطلب میں سے کسی کی لونڈی تھی۔

(113)سوال: آپ ﷺ نے بیت اللہ میں داخل ہونے کے بعد کیا کیا؟

جواب: آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہونے کے بعد بیت اللہ کے اندر جو تین سو ساٹھ (360) بت تھے ان کو توڑ ڈالا، اور بتوں سے بیت اللہ کو پاک وصاف کر دیا۔

(114)سوال: جنگ تبوک کب ہوئی؟

جواب: جنگ تبوک رجب نو (9) ہجری کو ہوئی۔

(115)سوال: تبوک کہاں واقع ہے؟

جواب: تبوک مدینہ سے کم وبیش سات سو کیلو میٹر (700) پر واقع ہے۔

(116)سوال: اس جنگ کا سبب کیا ہوا؟

جواب: اس جنگ کا سبب یہ ہوا کہ جنگ موتہ میں رومیوں کو جو شکست فاش ہوئی تھی اس سے شام کے پڑوسی عرب قبائل میں بڑا زبردست اثر ہوا، اسی لئے رومیوں نے ایک فیصلہ کن جنگ کی ضرورت محسوس کی۔

(117)سوال: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار (30000) تھی۔

(118)سوال: اس جنگ میں فتح کسے حاصل ہوئی؟

جواب: اس جنگ میں فتح مسلمانوں کو حاصل ہوئی۔

(119)سوال: اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح کیسے ہوئی؟

جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح اس طرح پر ہوئی کہ رومیوں کو جب اس بات کا علم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت تبوک میں آ گئے ہیں تو ان کا حوصلہ پست ہو گیا اور مقابلے کی ہمت نہ ہوئی اور وہ اندرون ملک میں بکھر گئے، آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیس (20) دنوں تک تبوک میں قیام کرنے کے بعد دوبارہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

(120)سوال: اس جنگ میں کون تین صحابہ کرام تھے جو جنگ سے پیچھے رہ گئے تھے؟

جواب: اس جنگ سے پیچھے رہ جانے والے صحابہ کرام کے نام مندرجہ ذیل ہیں......

(1) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

(2) حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

(3) حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ

(121)سوال: آپ ﷺ نے آخری حج کب کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے آخری حج دس (10) ہجری کو کیا۔

(122)سوال: آپ ﷺ کے ساتھ کتنے صحابہ کرام نے حج کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کے ساتھ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (124000) صحابہ کرام نے حج کیا تھا۔

(123)سوال: آپ ﷺ مرض الموت میں کب مبتلا ہوئے اور کتنے دن تک مبتلا رہے؟

جواب: انتیس (29) صفر ۱۱ھ یوم دوشنبہ کو رسول ﷺ ایک جنازے میں بقیع تشریف لے گئے۔ واپسی پر راستے میں دردسر شروع ہو گیا اور حرارت اتنی تیز ہو گئی کہ سر پر بندھی ہوئی پٹی کے اوپر سے محسوس کی جانے لگی۔ اور آپ ﷺ نے اسی حالت مرض میں گیارہ (11) دن نماز پڑھائی، مرض کی کل مدت تیرہ (13) یا چودہ (14) دن تھی۔

(124)سوال: آپ ﷺ کی کُل کتنی ازواج مطہرات تھیں؟

جواب: آپ ﷺ کی کُل گیار (11) ازواج مطہرات تھیں۔

(125) سوال: آپ ﷺ کی وفات سے قبل آپ ﷺ کی کتنی ازواج مطہرات کا انتقال ہوا؟

جواب: آپ ﷺ کی وفات سے قبل آپ ﷺ کی دو (2) ازواج مطہرات کا انتقال ہوا۔

(126) سوال: جو ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کی وفات سے قبل انتقال کر گئیں ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

(127) سوال: آپ ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی کتنی ازواج مطہرات تھیں؟

جواب: آپ ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی نو (9) ازواج مطہرات تھیں۔

(128) سوال: آپ ﷺ کی ان نو (9) ازواج مطہرات کے نام کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کی ان نو (۹) ازواج مطہرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں.....

(1) حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا (2) حضرت عائشہ بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا (3) حضرت حفصہ بنت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا (4) حضرت ام سلمٰی بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا (5) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (6) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (7) حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا (8) حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا (9) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

(129) سوال: امہات المومنین میں سے ام المساکین کس کا لقب تھا؟

جواب: امہات امومنین میں سے ام المساکین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا لقب تھا۔

(130) سوال: امہات المومنین سے کُل کتنی حدیثیں مروی ہیں؟

جواب: امہات المومنین سے ایک قول کے مطابق دو ہزار آٹھ سو گیارہ (2811) اور دوسرے قول کے مطابق دو ہزار آٹھ سو بائیس (2822) حدیثیں مروی ہیں۔

(131)سوال: آپ ﷺ کی کتنی لونڈیاں تھیں؟

جواب: آپ ﷺ کی دولونڈیاں تھیں۔

(132)سوال: آپ ﷺ کی ان دولونڈیوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کی ان دولونڈیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں......

(1) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا "جسے مصر کے فرمانروامقوقس نے بطور ہدیہ بھیجا تھا"(2) حضرت ریحانہ بنت زید رضی اللہ عنہا "یہ بنوقریظہ کے قیدیوں میں سے تھیں"

(133)سوال: آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کتنے وقت کی نماز پڑھائی؟

جواب: آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سترہ(17)وقتوں کی نماز پڑھائی۔

(134)سوال: آپ ﷺ کی وفات کب اور کس وقت ہوئی؟

جواب: آپ ﷺ کی وفات بارہ(12)ربیع الاول یوم دو(2)شنبہ کو چاشت کے وقت ہوئی۔

(135)سوال: وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر ترسٹھ(63)سال چار(4)دن کی تھی۔

(136)سوال: آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے کس بیوی کا انتقال ہوا؟

جواب: آپ ﷺ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے سب پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

(137)سوال: آپ ﷺ کا جب انتقال ہواتو کن لوگوں نے آپ ﷺ کو غسل دیا؟

جواب: آپ ﷺ کا جب انتقال ہواتو حضرت عباس، حضرت علی، حضرت عباس کے دو(2) صاحبزادگان فضل اور قثم رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام شقران، حضرت اسامہ بن زیداوراوس بن خولی رضی اللہ عنہم نے غسل دیا۔

(138) سوال: آپ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفنایا گیا؟

جواب: آپ ﷺ کو تین (3) سفید یمنی چادروں میں کفنایا گیا۔

(139) سوال: آپ ﷺ کی قبر کیسی کھودی گئی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی قبر لحد والی بغلی کھودی گئی تھی۔

(140) سوال: آپ ﷺ کی قبر کس نے کھودی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی قبر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھودی تھی۔

(141) سوال: آپ ﷺ کی جنازہ کی نماز کس نے پڑھائی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی نماز جنازہ میں کوئی امام نہیں تھا، حسب گنجائش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حجرے کے اندر آتے اور گروہ در گروہ نماز جنازہ پڑھ کر نکل جاتے تھے۔

(142) سوال: آپ ﷺ کا آخری کلام کیا تھا؟

جواب: آپ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا کہ ان انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہمراہ جنہیں تو نے انعام سے نوازا۔ اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں پہونچا دے۔ اے اللہ! رفیق اعلیٰ، آخری فقرے کو تین بار دھرایا اور اس وقت رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

اللہ رب العالمین کا بے حد شکر احسان ہے اس نے مجھے اس لائق بنایا کہ میں نے اللہ کے آخری رسول ﷺ کی سیرت کو مختصر طور پر سمیٹنے کی کوشش کی۔

اے رب العالمین میری اس کوشش کو قبول فرما، میرے لئے اور میرے والدین کیلئے نجات کا ذریعہ بنا......''آمین''



